17A

اسلامیات (لازمی)

گیارہویں اور بارہویں جماعت کے لیے

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

سینوں میں بھی ۔ آپؐ کی تمام تعلیمات اپنی صحیح شکل میں محفوظ ہیں جو تمام
دنیا کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہیں ۔ اس لیے آپؐ کے بعد کوئی اور نبی
نہیں آسکتا ۔ اب ہر طالب ہدایت پر لازم ہے کہ حضرت خاتم المرسلینؐ پر
ایمان لائے اور آپؐ ہی کے بتائے ہوئے طریقے پر چلے ۔
عقیدۂ ختم نبوت ، قرآن ، حدیث اور اجماعِ اُمّت تینوں سے ثابت ہے ۔
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ
رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ

ترجمہ : محمدؐ باپ نہیں کسی کے تمھارے مردوں میں سے لیکن اللہ کے رسول ہیں اور مُہر (سورۃ الاحزاب : ۴۰)
سب نبیوں پر ۔

عربی زبان میں "ختم" کے معنی ہیں مُہر لگانا ، بند کرنا ، آخر تک پہنچانا ، کسی کام کو پورا
کر کے فارغ ہو جانا ۔ تمام مُفسرین نے اس آیت کریمہ میں خاتم کے معنی آخری نبی کے بیان
کیے ہیں ۔ حدیث مبارک میں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا : " بنی
اسرائیل کی رہنمائی انبیاء کیا کرتے تھے ۔ جب ایک نبی وفات پا جاتا تو دوسرا نبی اس کا
جانشین ہوتا ۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ۔" ایک اور حدیث میں آتا ہے حضور صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا : " میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسے
ہے جیسے ایک شخص نے عمارت بنائی اور خوب حسین و جمیل بنائی ۔ مگر ایک کنارے
میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی اور وہ اینٹ میں ہوں ۔"

تمام صحابۂ کرامؓ کا اس بات پر اجماع تھا کہ حضور صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بعد
کوئی نبی نہیں آسکتا ۔ یہی وجہ ہے کہ خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں جن لوگوں
نے دعویٰ نبوت کیا ، صحابہ کرامؓ نے ان کے خلاف جہاد کیا ۔

ملائکہ پر ایمان

ملائکہ کا لفظ جمع ہے ۔ اس کا واحد " مَلَک " ہے جس کے لفظی معنی پیغام رساں

کے ہیں ۔ چونکہ یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے احکام بندوں تک لاتے اور نافذ کرتے ہیں اس لیے
انھیں ملائکہ کہا جاتا ہے ۔ فرشتے نورانی مخلوق ہیں اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت
کرتے ہیں ۔

ملائکہ یا فرشتوں پر ایمان لانا ، دین کے بنیادی عقائد میں شامل ہے ۔ ملائکہ
کے وجود اور ان کے کاموں کے بارے میں قرآن مجید میں متعدد آیات ملتی ہیں ۔ جن
سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تابع مخلوق ہے اور ان سے گناہ یا خطا کا
صدور ممکن نہیں ۔ تخلیقِ انسانی کے وقت بھی فرشتے موجود تھے اور انھوں نے اللہ تعالیٰ
سے جذبۂ اطاعت کے تحت عرض کیا تھا کہ زمین میں کوئی اور خلیفہ (انسان) پیدا کرنے کی
ضرورت نہیں ۔ ہم ہر حکم کی تعمیل کے لیے دست بستہ موجود ہیں ۔ فرشتے اطاعت و عبادت
کے لیے پیدا کیے گئے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۞ (سورۃ الاعراف ۲۰۶)

ترجمہ : ملائکہ اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور اس کے آگے سجدے کرتے ہیں ۔

فرشتوں کے ذمے اللہ تعالیٰ نے مختلف کام لگا رکھے ہیں ، جو وہ پوری تندہی سے
سرانجام دیتے ہیں ۔ چار فرشتے بہت مشہور ہیں ۔ ان میں سے حضرت جبرئیل علیہ السلام
انبیاءِ کرام کے پاس وحیِ الٰہی لانے کا کام کرتے رہے ہیں ۔ حضرت میکائیل علیہ السلام کے
ذمے بارشوں اور ہواؤں کے نظام کی نگرانی ہے ۔ مَلَکُ المَوت حضرت عزرائیل علیہ السلام
کے ذمے جان دار مخلوقات کی ارواح قبض کرنا ہے ۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام کے
ذمے قیامت برپا کرنے اور پھر مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے کے لیے اللہ کے حکم سے
صور پھونکنا ہے ۔

اپنی بنیادی تخلیق اور ادائگی فرض کے لحاظ سے فرشتوں کی کئی قسمیں اور
درجے ہیں ۔ سورۂ فاطر میں ہے :

رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِى
الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ

(سورۃ الفاطر : ۱)